REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

۱۰ شوال ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۹ شہادت ۱۳۳۸ ہش | ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء | نمبر ۹۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ اپریل۔ کل یہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد مبارک میں تشریف لا کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں حضور کی زیر ہدایت محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے جمعہ اور عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھائیں۔ احباب کو علم ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کمر درد اور پاؤں میں نقرس کی تکلیف کے باعث عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب خاص توجہ، التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی چالیسویں مجلس مشاورت کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ناسازیٔ طبع کے باوجود تشریف لا کر اجتماعی دعا سے افتتاح فرمایا

بجٹ اور دیگر امور پر غور کرنے کے لئے متعدد سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ — اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی چالیسویں مجلس مشاورت آج مورخہ ۱۷ اپریل بروز جمعۃ المبارک تعلیم الاسلام کالج کے وسیع و عریض ہال میں شروع ہو گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود ہال میں تشریف لا کر ایک لمبی اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا۔ نیز نمائندگان شوریٰ سے مختصر لیکن روح پرور خطاب فرمانے کے بعد حضور نے اجلاس میں تمام وقت تشریف فرما رہ کر ضروری ہدایات اور اہم ارشادات سے نوازا۔ افتتاحی اجلاس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کی ۹۱۰ جماعتوں کے تقریباً ۸۴۳ نمائندوں نے شرکت کی۔

۵ بجے سہ پہر کے قریب حضور کے تشریف لانے اور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی بعد ازاں حضور نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا سے مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا۔ بعدہ حضور نے مجلس کو اپنے افتتاحی خطاب سے نوازا۔ حضور نے اپنی علالت اور ناسازیٔ طبع کا ذکر کرتے اور یہ بتانے کے بعد کہ اب کمر کی درد اور نقرس کی تکلیف میں دو دن سے کچھ فرق پڑنا شروع ہوا ہے فرمایا آج میں آپ لوگوں کی اس تکلیف کا خیال کر کے کہ آپ دوسرے شہروں اور علاقوں سے آ کر یہاں جمع ہوئے ہیں شوریٰ کے افتتاح کے لئے آ گیا ہوں کہ ایک موقعہ اور پیدا ہو جائے کہ ہم سب مل کر دعا کر لیں، کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں اشاعت اسلام کی توفیق دے۔ اور اپنے فضل سے اس کے شاندار نتائج ظاہر فرمائے۔

بعد ازاں حضور نے مجلس مشاورت کے سکرٹری مکرم محمد شریف صاحب اشرف کو شوریٰ کا ایجنڈا پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ سکرٹری صاحب نے ایجنڈا پڑھ کر سنایا۔ جو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے سالانہ بجٹوں کے علاوہ نظارت علیا اور نظارت امور عامہ کی طرف سے پیش کردہ تجاویز پر مشتمل تھا۔ دونوں بجٹوں اور ان تجاویز پر غور و فکر کے لئے حضور نے چار سب کمیٹیاں مقرر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور ان کے لئے علیحدہ علیحدہ نام طلب فرمائے۔ اس طرح سب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مکرم سکرٹری صاحب مشاورت نے حسب ذیل چار سب کمیٹیوں کے تقرر کا اعلان کیا۔

(۱) سب کمیٹی بیت المال۔ یہ سب کمیٹی مرکزی ممبران سمیت ۲۵ ارکان پر مشتمل ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو اس کا صدر اور ناظر صاحب بیت المال مکرم میاں عبدالحق صاحب انور کو اس کا سکرٹری مقرر فرمایا۔

(۲) سب کمیٹی تحریک جدید۔ یہ سب کمیٹی مرکزی ممبران سمیت ۲۰ ارکان پر مشتمل ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وکیل اعلیٰ تحریک جدید مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو اس کا صدر اور وکیل المال مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کو اس کا سکرٹری مقرر فرمایا۔

(۳) سب کمیٹی نظارت علیا۔ یہ کمیٹی ۱۲ ممبران پر مشتمل ہے حضور نے ناظر اعلیٰ ثانی مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کو اس کا صدر مقرر فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی کہ یہی سکرٹری کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔

(۴) سب کمیٹی نظارت امور عامہ۔ یہ سب کمیٹی ۱۷ ممبران پر مشتمل ہے۔ حضور نے ناظر صاحب امور عامہ میجر عارف زمان صاحب کو اس کا صدر مقرر فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی۔ کہ سکرٹری کے فرائض بھی ناظر صاحب ہی ادا کریں گے۔

سب کمیٹیوں کے تقرر اور حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے ممبران اور عہدہ داروں کے ناموں کے اعلان کے بعد حضور نے فرمایا۔ میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ ہر زمیندار جماعت اپنے ہاں ایک سکرٹری زراعت مقرر کرے۔ وہ اس بات کا ذمہ دار ہو گا کہ احباب جماعت کی زمینوں پر فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار ہو۔ میں قرآن مجید سے یہ ثابت کر چکا ہوں۔ کہ اگر کوشش کی جائے تو ۵۲۰ من فی ایکڑ تک پیداوار ہو سکتی ہے۔ اس کی روشنی میں ہم ہر ایک سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ کوشش کرے۔ کہ اس کی زمین پر فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار ہو۔ چنانچہ اس کوشش کے نتیجہ میں جن کی پیداوار زیادہ ہو گی۔ ان کے نام کا خطبے میں اعلان کیا جائے گا۔ اور انہیں انعام یا سرٹیفکیٹ بھی دیا جایا کرے گا۔

سب کمیٹیوں کے تقرر اور حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی پونے چھ بجے شام کے قریب اختتام پذیر ہو گئی۔ چنانچہ شوریٰ کا اجلاس ۹ بجے صبح تک ملتوی کر دیا گیا جس میں سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور کیا جائے گا۔

درخواست دعا۔ بمبڑیال سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ جماعت احمدیہ بمبڑیال کے پریذیڈنٹ مکرم جناب ملک سراج الدین صاحب شدید بیمار ہیں اور مشن ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہیں۔ احباب شفائے کامل و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

ایک نہایت ضروری تحریک

—— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ——

جیسا کہ احباب کو اس رپورٹ کے سننے سے جو مورخہ ۱۶ اپریل کو مکرم ہیڈماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول نے جلسہ تقسیم انعامات کی تقریب پر پڑھی تھی واضح ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول کا شمار ہر لحاظ سے بہترین سکولوں میں ہوتا ہے۔ اور میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ کہ خود مکرم ہیڈماسٹر صاحب محنت اور اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ اور ہر لحاظ سے سکول کو مثالی بنانے کی فکر میں ہیں۔ اس روز میں بوجہ بیماری اپنے صدارتی ریمارکس میں احباب کو ان کے ایک خاص فرض کی طرف توجہ نہیں دلا سکا۔ اس کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اب میں پُرزور تحریک کرتا ہوں کہ احباب اپنے بچوں کو اپنے ہی مرکزی سکول میں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ جہاں کہ خالص تعلیمی اغراض کو پورا کرنے کے علاوہ بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ احباب کوشش کر کے نہ صرف خود اپنے بچوں کو بلکہ اپنے زیر اثر دیگر احباب کے بچوں کو بھی یہاں بھجوائیں۔ تا کہ وہ سب مرکزی فیوض سے بہرہ ور ہو سکیں۔

مرزا شریف احمد ۱۷ اپریل ۱۹۵۹ء

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مشہور و معروف حدیث ہے کہ

علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل

یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے۔ اس کا مطلب ہر معمولی عقل کا انسان بھی یہی سمجھتا ہے کہ ہر عالم کے متعلق یہ خبر نہیں ہے۔ جو شخص بھی دین کے متعلق کچھ جانتا ہے۔ اس پر اس حدیث کا اطلاق کرنا مناسب نہیں۔ بلکہ وہی علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے۔ جو بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح کے کام کریں گے۔ بنی اسرائیل کے انبیاء جن کی تعداد پر حصر نہیں ہو سکتا۔ یہی کام کرتے تھے وہی کام کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے دین میں راہنمائی کرتے تھے۔ اور اس کام کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہوتے تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں نشانات دیتا تھا۔ ان پر الہام نازل کرتا تھا۔ اور وقت اور موقعہ کے لحاظ سے بنی اسرائیل کی راہنمائی کے لئے اور ان کو تورات کے احکام پر عمل کرنے کے لئے ابھارتا تھا۔ اور یہ کام وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے کرتا تھا نہ کہ علماء دنیاوی مصلحین کی طرح اپنی طرف سے اس لئے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے۔ تو حضور کا یہی مقصد تھا۔ کہ میری امت میں ایسے علماء پیدا ہوں گے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہوں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے راہنمائی پا کر اپنے اپنے وقتوں میں مسلمانوں کی راہنمائی کریں گے۔ اور انہیں ان مصائب سے اور گناہوں سے بچانے کی کوشش کریں گے۔ جن میں وہ پڑ گئے ہوں گے۔ اسی بات کو نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ایک اور حدیث میں ذرا اور بھی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے یعنی

ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ
الامۃ علیٰ رأس کل
مائۃ سنۃ من یجدد لھا
دینھا

یعنی اللہ تعالےٰ ہر سو سال کے سر پر امت مسلمہ میں ایسے لوگ مبعوث کرے گا۔ جو تجدید و احیائے دین کریں گے۔ یہ حدیث پہلی حدیث کی تخصیص اور تفصیل کرتی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ہر عالم جو تھوڑا بہت علم دین جانتا ہو۔ وہ نہیں ہو سکتا جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے بلکہ اس میں۔ ایسے چیدہ اور اعلیٰ علماء کا ذکر ہے جو بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدایت کے لئے کھڑے ہوں گے جن میں سب سے بلند درجہ مجددین کا ہے۔

تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اسلام نے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں بڑے بڑے علماء پیدا کئے ہیں۔ اور ہر وقت پیدا ہوتے رہے ہیں۔ لیکن وہ علماء جن کو اللہ تعالےٰ نے ارشاد و اصلاح کی اسناد عطا کی۔ وہ بہت زیادہ نہیں ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبد العزیز۔ حضرت امام اعظم و حضرات امام ثلاثہ۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح۔ حضرت امام ابن تیمیہ رح۔ حضرت شیخ الاکبر ابن عربی رح۔ حضرت امام غزالی رح حضرت مجدد الف ثانی رح۔ حضرت شاہ ولی اللہ رح حضرت سید احمد بریلوی رح وغیرہم۔ یہ چند ایسی اعلیٰ شخصیتیں اسلام میں ہوئی ہیں کہ ان کے سر پر کانبیاء بنی اسرائیل کا تاج رکھا جا سکتا ہے یہ فہرست جو ہم نے دی ہے مکمل نہیں ہے بلکہ صحابہ کرام رضؓ اور کئی دیگر کئی اعلیٰ درجہ کے علماء بھی ان میں شامل ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا یہی لوگ ہیں جن کو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا درجہ حاصل ہے اور یہ دراصل اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان وعدہ کی تکمیل ہے۔ جو اس نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون

تحقیق ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کے حافظ ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث کی کیا خوب تشریح فرمائی ہے۔ ملاحظہ ہو آپ اپنے الہام

”خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر
نے کتنا بڑا کام کیا“

کی تشریح کرتے ہوئے حقیقۃ الوحی کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

”یہ کس قدر ظلم ہے۔ جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنی اسرائیل کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی وہی مسیح موعود ہوگا۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱)

یہ بات کہ موجودہ زمانہ ایک ایسے شخص کا متمنی ہے۔ ہم دو غیر جانبدار حوالے ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

”معاملہ اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ اس کی اصلاح میرے اور آپ کے بس کی بات نہیں۔ ساری دنیا کے مسلمانوں پر نگاہ ڈالئے کہیں زندگی کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔ ہر جگہ تنزل ہر مقام پر پستی۔ ہر شعبے میں انحطاط میں نہیں سمجھتا کہ ان حالات میں تبدیلی پیدا کرنا کسی انسان کے بس کی بات ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ اب کوئی رسول ہی آ کر انقلاب پیدا کرے تو کرے۔“

(طلوع اسلام مئی ۱۹۵۲ء)

”اکثر لوگ اقامت دین کی تحریک کے لئے کسی ایسے مرد کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو ان میں سے ایک ایک شخص کے تصور کمال کا مجسمہ ہو اور جس کے سارے پہلو قوی ہوں۔ بہ الفاظ دیگر الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں اگرچہ زبان سے ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے دے۔ تو اس کی زبان گدی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مگر اندر سے ان کے دل ایک نبی مانگتے ہیں۔ اور نبی سے کم کسی پر راضی نہیں۔“

(ترجمان القرآن بابت ماہ دسمبر و جنوری ۴۳-۱۹۴۲ء صفحہ ۲۰۶)

کشتی کو کئے بیٹھے ہیں اللہ کے حوالے

دیکھیں نہ حقارت سے اسے دیکھنے والے
گردوں کی خبر لاتے ہیں مظلوم کے نالے

تثلیث کے مٹتے ہوئے سائے ہیں لرزتے
لو آ گئے توحید کے جاں بخش اُجالے

آنسو جو میری چشم سیہ کار سے ڈھلکیں
اے رحمتِ باری انہیں دامن میں بسا لے

ہو جاتے ہیں دشمن کی مصیبت پہ بھی بیتاب
انداز ہمارے ہیں زمانے سے نرالے

شہبازوں پہ پھینکی ہیں ممولوں نے کمندیں
انگشت بدنداں نہ ہوں کیوں دیکھنے والے

طوفانِ حوادث سے وہی آج بچے گا
اے نوحِ زماں تو جسے کشتی میں بٹھا لے

طوفان سے درپیش ہے پیکار مسلسل
کشتی کو کئے بیٹھے ہیں اللہ کے حوالے

میر اللہ بخش تسنیم راہوالی

استانیوں کی ضرورت

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از محترم قریشی محمد افضل صاحب پٹیالوی)

میری پیدائش ۹ محرم الحرام ۱۳۰۱ھ کو پٹیالہ میں ہوئی۔ فارسی اور طب حکیم شیخ عباد اللہ صاحب پٹیالوی شاہی حکیم سے سیکھی میں نے سب انسپکٹر پولیس کے عہدہ پر ریاست پٹیالہ میں ملازمت اختیار کی۔ پھر ترقی کر کے ٹریننگ سکول کا ہیڈ ماسٹر اور لائن آفیسر ہوا تقریباً سولہ سال ریاست کی ملازمت کی پارٹیشن پر ہجرت کر کے علی پور آباد رہا۔

جب میری عمر قریباً اٹھارہ سال کی تھی مجھے برادرم شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی (امیر جماعت پٹیالہ) سے احمدیت کے متعلق علم ہوا۔ میں نے خواب دیکھا کہ ایک نہایت پاکیزہ صورت بزرگ قعدہ میں بیٹھے ہیں میری طرف بہت غور اور محبت کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ کسی بزرگ کے گھٹنوں تک قدم مبارک نظر آئے۔ اسوقت میرے دل میں ڈالا گیا کہ قعدہ کی صورت میں بیٹھنے والے مرزا غلام احمد صاحب حضرت مسیح موعود ہیں اور قدم مبارک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔

میں نے ایک مدرس مولوی عبداللہ خان سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ تمہیں مسیح موعود کے طفیل آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی حاصل ہوگی۔

پھر مجھے دوسری مرتبہ ایک باغ میں جہاں کہ ہر قسم کے پھلوں کے درخت ہیں۔ جن کو تازہ بتازہ پھل لگے ہوئے ہیں وہی بزرگ نظر آئے جو پہلے خواب میں دکھائے گئے تھے۔ انہوں نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔ لڑکے تو کہاں؟ میں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور میں نے دریافت کیا کہ یہ باغ یا جو خوبصورت سنگ مرمر کا مکان ہے کس قیمت کا ہے؟ فرمایا کہ اگر پٹیالہ ہزار دفعہ بھی بکے تو اس کی ایک اینٹ نہیں لگ سکتی اور میری آنکھ کھل گئی۔

ان خوابوں کی وجہ سے قادیان جا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ اپنے والد صاحب سے اجازت طلب کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر میں بہت رویا تو میری والدہ صاحبہ نے (جو مجھ سے بے حد محبت کرتی تھیں) دو بالیاں طلائی دیں کہ ان کو فروخت کر کے قادیان چلے جاؤ چنانچہ میں اگلے روز ان کو پچاس روپے میں فروخت کر کے اور مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ ڈاکٹر) کے ہمراہ بٹالہ پہنچے اور سالم تانگہ کرایہ پر لیا۔ (تاکہ مجھے جو کئی سالوں سے چنبل کی بیماری تھی اس کی وجہ سے زیادہ تکلیف نہ ہو) اور بخیریت قادیان پہنچے مہمان خانہ جو کچی اینٹوں کا تھا۔ اس میں بستر رکھا اور مسجد مبارک کی چھت پر چلے گئے۔ کیونکہ گرمی کی وجہ سے چھت پر نماز پڑھی جاتی تھی۔ نماز مغرب کی اذان احمد نور صاحب کابلی مرحوم نے شاندار اور بلند آواز سے دی۔ کافی انتظار کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ جبکہ حضور لانب کوٹ پہنے جلدی جلدی تشریف لائے میں چہرہ مبارک نہ دیکھ سکا لوگ آپ کے کوٹ مبارک کو ہاتھ لگا کر چومنے لگے۔ میرے دل میں کچھ بدظنی کے خیالات پیدا ہوئے۔

آدھی رات کو ایک خواب کی بنا پر بدظنی کے یہ خیالات بالکل جاتے رہے۔ اٹھ کر نماز عشاء اور تہجد ادا کی اور صبح کی نماز مسجد مبارک میں پڑھنے گیا۔ امامت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے کروائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی دائیں جانب کھڑے ہوئے۔ نماز کے بعد لوگ اٹھ اٹھ کر حضور کو دیکھنے لگے۔ میں بھی کھڑا ہونے لگتا۔ پھر خیال آتا کہ لوگ معیوب خیال نہ کریں پھر بیٹھ جاتا۔ ایسی اضطراب کی حالت کو دیکھ کر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا حضور لڑکے کھڑے ہو ہو کر آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عصا لے کر کھڑے ہو گئے۔ تاکہ سب لوگ آسانی کے ساتھ دیکھ سکیں۔ جب میں نے حضور کی طرف دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ آفتاب روشن ہو گیا۔ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ وہی شخص تھا جس کو میں خوابوں میں دیکھتا رہا جن کا اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ اور رات کے بد خیالات سے پشیمان ہو کر بہت رویا حضور علیہ السلام تھوڑی دیر کھڑے رہے پھر اندرون تشریف لے گئے۔ متواتر بارہ دن قادیان ٹھہرا رہا۔

ایک دن میں ظہر کی سنتوں میں رو رہا تھا کہ مجھے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے دیکھ کر پوچھا۔ لڑکے تم کیوں روتے ہو۔ جبکہ خدا تعالیٰ ستار اور غفار ہے۔ اور اتنی تھوڑی عمر میں تو نے کونسے گناہ کئے ہیں ہمیں دیکھو ہم پرانے ہو گئے ہیں۔ خدا سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ زیادہ رونے سے آنکھیں ضائع ہو جائیں۔ میں نے کہا کہ میری طبیعت ہی ایسی ہے کہ جلد رقت آ جاتی ہے۔ نیز میں نے عرض کیا کہ میری بیعت کوئی نہیں لیتا۔ میں پندرہ دن سے آیا ہوا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ آج مغرب کے وقت حضرت صاحب کے پاس بیٹھ جانا اور میں بیعت کروا دوں گا۔ چنانچہ شام کی نماز کے بعد حضور علیہ السلام بیٹھے تو ایک پاؤں حضور کا میں اور دوسرا ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب دبانے لگے۔ اور مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضور! یہ لڑکے پٹیالہ سے آئے ہیں حضور ان کی بیعت قبول فرمائیں آپ نے فرمایا۔ لاؤ۔ میرا دایاں ہاتھ جس پر چنبل کی بیماری کا زور تھا۔ حضور علیہ السلام نے پکڑ لیا۔ اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور دیگر دوستوں نے بھی بیعت کی۔ حضورؑ نے میرے زخمی ہاتھ کو پکڑا تو ایک تو تکلیف کی وجہ سے اور دوسرے رقیق القلب ہونے کی وجہ سے میں روتا رہا۔ جب روؤں تو حضور خاموش ہو جاتے جب میں خاموش ہو جاتا تو حضور بیعت کے الفاظ دہراتے آخر پر دعا کی۔ مجھے خیال آیا کہ یہ چنبل کی بیماری اب ختم ہو جائے گی کیونکہ خدا تعالیٰ کے عظیم الشان بندہ نے اس میں برکت دی ہے۔ چنانچہ جب میں واپس پٹیالہ گیا۔ تو چنبل بالکل ختم ہو گئی۔

الحمد للہ علی ذالک

اگلے دن حضور علیہ السلام نچلے مکانات کو دیکھنے آئے جن کی مرمت اور تعمیر ہو رہی تھی۔ تو ایک شخص عبدالحق نامی نے جو آریہ مذہب ترک کر کے مسلمان ہوا تھا۔ اور تین ماہ سے قادیان میں ٹھہرا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ حضور رات میں نے پٹیالہ کے لڑکوں کے ساتھ حضور کی بیعت کر لی ہے تو حضور نے اسے مخاطب کر کے فرمایا صاحب! میرا رستہ دشوار گزار اور کانٹے دار جھاڑیوں سے پُر ہے۔ آپ کو استقلال حاصل کرنا چاہیئے اس نے کہا حضور مجھے بڑا استقلال ہے پھر حضور نے ایک بادشاہ کا قصہ سنایا کہ اسے مٹی کھانے کی عادت تھی۔ کافی حکیم اس کا علاج کر چکے مگر ناکام رہے۔ آخر ایک نوکر نے کہا بادشاہ سلامت! میں آپ کا علاج کر سکتا ہوں تو بادشاہ نے کہا کہ تم اتنی دیر کیوں خاموش رہے تم بھی علاج کرو۔ نوکر نے کہا مجھے یہ بتائیں کہ کیا آپ بادشاہ ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ میرے بادشاہ ہونے میں کسی کو شک ہے۔ نوکر نے کہا کہ تین ہٹیں مشہور ہیں۔ راج ہٹ۔ بال ہٹ تریا ہٹ۔ اگر آپ بادشاہ ہیں اور آپ کی ہٹ ہے تو مٹی کھانی چھوڑ دیں۔ بادشاہ نے کہا کہ بس اب مٹی چھوڑ دی۔ چنانچہ اس نے اپنے اندر استقلال قائم کر کے مٹی کھانے کی

کلماتِ طیباتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان ابدال کیسے بنتا ہے

"دیکھو۔ جس جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے۔ اسی قدر وہ ابدال کے زمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقایق قرآنی نہیں کھلتے۔ جب تک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں، جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش انکے دل پر ہوتا ہے۔ پھر وہ روح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ تم لوگوں کو میں بشارت دیتا ہوں کہ تم میں سے جو اپنے اندر تبدیلی کریگا وہ ابدال ہے انسان اگر خدا کی طرف قدم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اُس کی دستگیری کرتا ہے۔"

(الملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۰۹-۴۱۰)

عادت کو کلیتاً ترک کر دیا۔ حضور نے فرمایا معمولی سے معمولی کام کے لئے استقلال کی ضرورت ہوتی ہے پھر حضور بالاخانہ میں تشریف لے گئے۔ وہ مولوی عبدالحق ہمارے ساتھ پٹیالہ گیا ہم نے اس کا کرایہ ادا کیا۔ پٹیالہ میں میرے مکان پر بستر وغیرہ رکھ کر چلا گیا۔ اس نے اگلے روز آدمی بھجوا کر بستر منگوا لیا۔ اور ایک جلسہ عام میں ارتداد کا اعلان کر دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فراست اور بصیرت ایسی تیز تھی۔ کہ انسان کو دیکھ کر اس کی طبیعت کا بہتر اندازہ لگا لیتے تھے۔

ایک دفعہ میں جلسہ سالانہ پر قادیان گیا معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح سیر کو تشریف لے جائیں گے۔ صبح کے وقت حضور کے مکان کے باہر کافی لوگ منتظر تھے۔ چنانچہ حضور تشریف لائے اور حضور کے ساتھ چھ سات سو آدمی ہو گئے۔ ریتی چھلہ کے قریب ہوا تیز ہو گئی تو غبار اڑنے لگا۔ کسی نے مشورہ دیا کہ حضور سیر کو تشریف نہ لے جائیں یہاں بیٹھ کر لوگوں سے مصافحہ کر لیا جائے۔ چنانچہ بڑھ کے نیچے بیٹھ گئے اور منتظمین نے دو دو کی لائن بنا کر مصافحہ کا انتظام کر لیا۔ چار اصحاب یعنی حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضؓ اور جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ سیر میں بھی حضور کو تکلیف دیتے ہیں۔

اس پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضؓ نے فرمایا کہ "لوگ بھی کیا کریں تیرہ سو برس کے بعد انہوں نے نبی دیکھا ہے"۔ ان احباب نے اس وقت کوئی اعتراض نہیں کیا کہ حضور نے تو نبی ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کیا اور یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ واقعہ میں نے حضرت مفتی صاحب سے بھی بعد میں ذکر کیا اور انہوں نے شائع کر دیا تھا۔

ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہم قادیان گئے۔ تو اس وقت کھانے کا یہ انتظام تھا کہ ہر شخص لنگر خانہ جا کر روٹی کھاتا تھا۔ میں اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب مہمان خانہ میں ایک دو دفعہ گئے مگر کثرت مہمانوں کی وجہ سے کوئی جگہ نہ مل سکی۔ اس پر ہم واپس آ گئے اور دودھ وغیرہ پی کر سو گئے۔ آدھی رات کو دو بجے کا وقت ہو گا کہ حضرت صاحب کے نوکر لیمپ ہاتھ میں لئے آئے اور کہنے لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے کہ تیرے مہمان خانہ میں بہت سے دوست بھوکے ہیں ان کو روٹی کھلا دو۔ آپ بھی مہمان خانہ چلیں تاکہ آپ کو روٹی کھلائی جائے۔ بہت سے لوگ گئے مگر میں بوجہ غلبہ نیند کے نہ گیا۔

جلسہ سالانہ کے دنوں میں میں اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان گئے ہوئے تھے مسجد اقصیٰ میں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ ہم ذرا دیر سے پہنچے بھیڑ کی وجہ صحن میں ہم کو بڑی مشکل سے جگہ ملی۔ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منتظر تھے۔ حضور تشریف لائے اور میرے اور ڈاکٹر صاحب کے درمیان آ کر حضور نے سنتوں کی نیت باندھ لی۔ ہمارے دل خوشی سے بھر گئے کہ حضور تو ہمارے پاس ہی آ گئے۔ سنتیں ادا کرنے کے بعد حضور مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر تقریر شروع کی حضور نے یہ الفاظ پنجابی زبان میں فرمائے کہ

"بڑے شہر دل میں جا کر دیکھو لوگ بھاگتے پھرتے ہیں۔ دنیا کے کاموں کے لئے دنیا طلبی بہت بڑھ گئی ہے۔ اور خدا کی رضا کی خواہش معدوم ہو گئی ہے۔"

یہ الفاظ میرے دل کے اندر نشتر کی طرح اتر گئے۔ اور مجھے آج تک یاد ہیں۔ پھر حضور نے فرمایا کہ چوری، زنا، جوئے بازی، شراب پینا کیسے مذموم فعل ہیں مگر سچا دوستانہ تعلق اگر ان پر بھی ہو گا۔ تو چور اپنے دوست کے گھر چوری نہ کرے گا۔ اگر دوستانہ اور سچے تعلق سے ایسے مذموم پیشہ لوگوں سے فائدہ پہنچ جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کیا ایسا ہے کہ اس کے ساتھ سچے اخلاص اور سچے دوستانہ اور سچے تعلق سے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ افسوس تو یہ ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم نہیں کرتے۔ میں نے دیکھا کہ حضور کی زبان مبارک بیان کرتے کرتے کچھ رک جاتی تھی اور حضور اپنی ران مبارک پر ہاتھ بھی مارتے تھے۔

۱۹۰۵ء میں میں اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان تھے۔ بعد نماز مغرب دو آدمی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کرنے لگے کہ ہم فلاں علاقہ سے آئے ہیں۔ ہم دونوں ایک ہی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ ایک دن ہم دونوں نے ایک ہی طرح کا خواب دیکھا وہ یہ کہ ہم کبوتر بن کر مسیح موعود علیہ السلام کی تلاش میں نکلے ہیں۔ اڑتے اڑتے اس مسجد پر آئے اندر دیکھا کہ حضور تشریف فرما ہیں۔ صبح کو ہم نے ایک دوسرے کو خواب سنایا! وہ اس عجیب توارد پر ہم بہت حیران ہوئے۔ اور باہم مشورہ کیا کہ مسیح موعود کی اب ہم کو تلاش کرنی چاہیئے چنانچہ ہم نے ہندوستان کی بہت سی جگہ دیکھی ہیں۔ کئی گدی نشینوں کو ملے۔ مگر اس مسجد مبارک اور حضور کا نقشہ کسی جگہ نظر نہ آیا۔ آخر ہم پنجاب آئے تو پتہ لگا کہ ایک شخص نے قادیان میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ جب ہم یہاں آئے تو مسجد مبارک اور حضور کا نقشہ بعینہ وہی دیکھا جو ہم نے خوابوں میں دیکھا تھا۔ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں ہماری جان ہے یہ وہی مسجد ہے جہاں ہم کبوتر بن کر ہم اڑتے تھے اور حضور وہی مسیح ہیں جو ہم نے مسجد میں دیکھے تھے چنانچہ دونوں نے حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تازہ فہرست امدادی رقوم موصولہ حفاظت مرکز ربوہ

از مؤرخہ ۲۵/۳/۵۹ تا مؤرخہ ۲/۴/۵۹ء

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں چندہ امداد درویشان و صدقہ عام و فدیہ رمضان وغیرہ کی تازہ فہرست درج کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں بھائیوں کی رقوم قبول فرمائے اور انہیں حسنات دارین سے نوازے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۶/۴/۵۹

نام	مد	رقم
(۱) بیگم صاحبہ ڈاکٹر کیپٹن عبدالسلام خانصاحب حیدرآباد منجانب ماموں صاحب خود عزیز الدین خانصاحب	(افطاری)	۲۰-۰-۰
(۲) 〃 〃 〃	(صدقہ عام)	۲۰-۰-۰
(۳) شیخ عبدالرشید صاحب ٹھٹھہ شکارپور سندھ خود	〃	۵-۰-۰
(۴) اہلیہ صاحبہ 〃 〃	〃	۵-۰-۰
(۵) ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب 〃	〃	۵-۰-۰
(۶) بیگم صاحبہ کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب الریاض لاہور	〃	۵۰-۰-۰
(۷) شیخ دوست محمد صاحب دوکاندار کوٹ مومن سرگودھا	〃	۵-۰-۰
(۸) والدہ صاحبہ ناظر علی خانصاحب نمبردار چک ۲ٹ کھیم سنگھ والہ لائلپور	〃	۱۰-۰-۰
(۹) منیرہ ثروت صاحبہ اہلیہ قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی ربوہ۔	(امداد برائے رشتہ داران درویشان)	۱۵-۰-۰
(۱۰) راجہ علی محمد صاحب پنشنر افسر مال گجرات	(فدیہ رمضان)	۱۵-۰-۰
(۱۱) چوہدری رحمت علی صاحب چک ۶۵/P رحیم یار خاں	〃	۵-۰-۰
(۱۲) پیر بشیر عالم صاحب گوئیکی بذریعہ حمید عالم صاحب سجاد	〃	۱۰-۰-۰
(۱۳) صدیقین صاحبہ بذریعہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چک ۵۹ گ ب لائلپور	〃	۲۰-۰-۰
(۱۴) قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی	〃	۳۰-۰-۰
(۱۵) خواجہ عبدالرشید صاحب راولپنڈی از طرف والدہ صاحبہ مرحومہ (اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب ڈیرہ دونی مرحوم)	(صدقہ عام)	۲۰-۰-۰
(۱۶) اہلیہ صاحبہ رشید احمد محمود صاحب بندر روڈ کراچی	(فدیہ رمضان)	۳۰-۰-۰
(۱۷) چوہدری محمد دولت علی صاحب ٹیونیشیا لائنز کراچی	〃	۲۵-۰-۰
(۱۸) اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شفیع صاحب آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ	〃	۱۵-۰-۰
(۱۹) ملک نصیر احمد صاحب اسلام آباد منٹگمری	〃	۲۰-۰-۰
(۲۰) عبدالحی صاحب مدرس مڈل سکول شکوٹ ضلع ڈیرہ غازیخاں	(امداد برائے رشتہ داران درویشان)	۵-۰-۰
(۲۱) ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب جیکب لائنز کراچی	〃	۲۰-۰-۰
(۲۲) اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب پاکستان نیوی کراچی	〃	۱۵-۰-۰
(۲۳) نصرت قیوم صاحبہ احمدیہ بلڈنگ گوجرانوالہ	(صدقہ عام)	۱۰-۰-۰
(۲۴) ڈاکٹر رشید محمد عالی صاحب جام صاحب روڈ سندھ	〃	۵-۰-۰
(۲۵) چوہدری نورالدین احمد صاحب وحدت کالونی لاہور	〃	۲۰-۰-۰
(۲۶) 〃 〃	(امداد برائے رشتہ داران درویشان)	۲۰-۰-۰
(۲۷) والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد احمد خانصاحب بودھال بلڈنگ لاہور از آنحضرت صلعم و حضرت مسیح موعودؑ۔	(افطاری)	۱۰-۰-۰
(۲۸) بشیرالدین صاحب واہ کینٹ	(بلا تفصیل خط لکھا گیا مگر جواب نہیں آیا)	۳۰-۰-۰
(۲۹) امان اللہ صاحب سیالکوٹ معرفت گیانی عباد اللہ صاحب منیجر الفضل ربوہ	(فدیہ رمضان)	۱۵-۰-۰
(۳۰) ملک غلام نبی صاحب کیمبل پوری حال معرفت حسن محمد صاحب عارف ربوہ	(صدقہ عام)	۵-۰-۰
(۳۱) چوہدری محبوب احمد صاحب بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا	(امداد برائے رشتہ داران درویشان)	۵-۰-۰
( ) عبدالحکیم صاحب ناصر بذریعہ 〃 〃	〃	۵-۰-۰
( ) ماسٹر محمد عمر صاحب انور 〃 〃	〃	۱-۰-۰

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا: میرے والد چوہدری محمد طفیل صاحب عرصہ سے جوڑوں کی دردوں میں مبتلا ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ محمد افضل گوجرانوالہ

"ھدایت انسانی کیلئے وحی الٰہی کے تواتر کی ضرورت"

از مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ

خدا تعالیٰ خالق ہے۔ اس نے انسان کی جملہ ضروریات کو مہیا کرنا اپنے ذمہ لیا ہے بھوک سے نجات دلانے کو کھانے کی اشیاء مہیا کیں۔ پیاس بجھانے کو پانی پیدا کیا۔ سانس لینے کو ہوا پیدا کی۔ دیکھنے کو روشنی مہیا کی۔ یہاں تک کہ چاند، سورج، زمین بلکہ ساری کائنات کو انسان کی خدمت میں لگا دیا۔ پس جب خدا تعالیٰ نے انسان کے جسم کی جو فانی ہے۔ تمام ضروریات کو پورا کیا ہے۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ روح کی ضروریات کو پورا نہ کرے۔ جو کہ ہمیشہ رہنے والی ہے۔ یہی وحی جو روح کی پیاس کو بجھاتی ہے۔ کس طرح دنیا سے اٹھ سکتی ہے۔ اور روح کا درخت وحی کے بغیر کس طرح ہرا بھرا اور سرسبز و شاداب رہ سکتا ہے۔

جب کبھی زمین پر قحط آ جائے اور انسانی جسم کی بھوک کو مٹانے کے سامان نہ ہوں۔ تو انسان خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ جو اس کا خالق ہے۔ اور وہ اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بارش نازل کرتا ہے۔ تاکہ فصل پیدا ہو اور انسان اپنی بھوک مٹائے۔ تو یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ جب روحانی قحط کے وقت انسانی نگاہیں آبِ کوثر کے لئے خدا کی طرف اٹھیں۔ اور خدا اس روحانی پیاس کو دور کرنے کا کوئی انتظام نہ کرے۔ یقیناً خدا تعالیٰ ایسے وقت میں وحی و الہام کی بارش کرتا ہے۔ تاکہ پیاسے انسان پھر سے زندہ ہو جائیں۔

آدمؑ کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ہدایت انسانی کے لئے وحی نازل کی۔ اور اس کے ذریعہ سے اس وقت کے لوگوں نے نجات حاصل کی۔ پھر اس کے بعد جوں جوں انسانی ذہن بلند ہوتا گیا۔ اور اس کو نئی نئی ضرورتیں پیش آئیں۔ اور انسان پہلی شریعتوں کو ناکافی خیال کرنے لگا۔ اور اس سے عمدہ شریعت کا طالب ہوا۔ تو خدا تعالیٰ نے نئی شریعت بھیجی جو پہلی شریعت سے بہتر تھی۔ اور پھر انسان اس نئی شریعت کو بھی اپنے لئے ناکافی خیال کرنے لگا۔ تو خدا نے اس سے بہتر شریعت ہدایت انسانی کے لئے نازل کی۔ حتیٰ کہ ایک وقت آیا کہ جب انسان نے مزید ترقی کر لی اور ذہنی طور پر بالغ ہو گیا اور اس قابل ہوا کہ کامل ترین شریعت کو برداشت کر سکے۔ تو خدا تعالیٰ نے ایک کامل شریعت بھیجی۔ جس نے تمام انسانی ضرورتوں کو پورا کیا۔ اور اس کے بعد مزید کسی شریعت کی ضرورت نہ رہی۔ اور انسان کو کامل ہدایت کا سامان مہیا ہو گیا۔ لیکن یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب انسانی ہدایت کے لئے کامل شریعت موجود ہے۔ جو جملہ ضروریات کو پورا کر سکتی ہے اور روح کی پیاس کو بجھا سکتی ہے۔ تو پھر مزید وحی کی کیا ضرورت باقی ہے۔۔؟

سوچنا چاہیئے کہ مذاہب کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ایک کامل ضابطہ حیات کے موجود ہونے کے باوجود حالات اور افراد کی ذہنی صلاحیتوں کے اختلافات مسائل کی تشریح اور استخراج میں بہت سے اختلافات وجود میں آتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نبی کی وفات کے بعد ہی ایسے اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں کہ ایک جماعت کے کئی فرقے بن جاتے ہیں۔ اور پھر ان فرقوں میں اختلاف کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی جاتی ہے۔ ان اختلافات سے کامل شریعت کے کمال کو تو بے شک کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن یہ ضرور ہوتا ہے کہ اصل سچائی سے انسان دور جا پڑتا ہے۔ جس کے باعث انسان کو ہر وقت ٹھوکر لگنے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ اور پھر ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ یہ بگاڑ محض عقل کے بل بوتے پر حل نہیں ہوتے۔ بلکہ انہیں جتنی سلجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اتنے ہی یہ مسائل الجھتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ کسی نے خوب کہا ہے ؎

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں

ایسے وقت میں ضرورت ہوتی ہے ایک وحی کی جو انسانی عقل کی غلطیوں کو مٹا کر صحیح رستے پر چلا سکے کیونکہ ؎

پر تو خود اندھی ہے گر نیرِ الہام نہ ہو

آیئے اب ہم قرآنی شریعت کو لیتے ہیں۔ جو کہ ایک کامل شریعت ہے۔ یہ امر مسلّم ہے کہ قرآن بسم اللہ کی ب سے لے کر والناس کی س تک خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا کہ قرآن کریم کی بعض آیات یا اس کے بعض احکام منسوخ ہیں۔ یہ ایسا عقیدہ ہے جس سے خدا تعالیٰ کے علیم و خبیر ہونے اور عالم الغیب ہونے پر زد پڑتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود علمائیں سے ایک بہت بڑے طبقہ نے اس عقیدہ کو فروغ دیا ہے۔ بلکہ اسی کو عین اسلام قرار دیا ہے۔ دوسرے علماء کا تو کیا ذکر خود مجددین امت میں سے بھی بعض اس کے قائل تھے آخر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نازل کیا۔ اور آپ نے خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق اس عقیدہ کو غلط قرار دیا۔ اور اسکے نقصانات سے آگاہ کیا ــــ میرے خیال میں اگر اس کام کے سوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کوئی کام نہ بھی کرتے۔ تب بھی آپ کے احسان سے ہم تا قیامت سبکدوش نہیں ہو سکتے ــــ

پس یہی ضرورت ہے تواتر وحی، ہدایت انسانی کے لئے ــــ اور یہی مقصد ہے تواتر وحی تاکہ انسان اپنے غلط عقائد کو چھوڑ کر صحیح راستے پر گامزن ہو سکے اور خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کر سکے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کے مسئلہ کو ہی لیجئے۔ اس سے جس طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچا۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ حضرت مسیحؑ کی حیات کا مطلب اسلام کی موت ہے بالآخر حضرت مسیح موعودؑ نے خدا کی وحی پا کر مومنوں کو صحیح راستہ بتایا۔ کیا اس زندہ دین کے بعد بھی وحی و الہام کے تواتر کی ضرورت ثابت نہیں ہوتی ــــ؟

وحی و الہام کی ضرورت صرف انسانی مشکلات کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ خود خدا تعالیٰ کے وجود کو منوانے کے لئے بھی اس کی احتیاج ہے مجرد عقل انسان کو اس مرتبہ تک تو پہنچا سکتی ہے کہ خدا ہونا چاہیئے۔ لیکن خدا ہے کے مرتبہ پر صرف الہام ہی پہنچا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نبیوں کی بعثت کے وقت جس قدر انتشار روحانیت ہوتا ہے۔ وہ اندھی دنیا کے لئے روشنی کے مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جب خدا پکار پکار کر اپنی طرف بلاتا ہے۔ اور انسانوں کو اپنے وجود اور اپنی صفات کا ثبوت دیتا ہے۔

پس ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ خالق خدا جو انسانوں کی جسمانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ وہ روحانی غذا کو مہیا کرنے سے غافل نہیں ہوتا۔ وہ نہیں چاہتا کہ قرآن کی خوبصورت شریعت کو انسانی عقل کے رحم و کرم پر چھوڑ دے۔ جو روحانی بینائی اور اندھے پن میں بھی فرق نہیں کر سکتی۔ وہ خدا جس نے قرآن کو نازل کیا ہے۔ اس نے اس کی لفظی اور معنوی حفاظت کا بھی سامان مہیا کیا ہے۔ کیا یہ امر قابل اعتراض ہے کہ اس نے اس حفاظت کا انتظام کیوں کیا۔ اگر ہم اپنے لگائے ہوئے باغ کی حفاظت کے لئے مالی رکھتے ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ کے گلشن کے مالیوں پر اعتراض کیوں؟ اعتراض کی گنجائش تو تب ہوتی۔ جب خدا تعالیٰ ایسا انتظام نہ کرتا اور ہم کہتے کہ گلشن کو اجڑنے سے بچانے کے لئے اس نے کوئی مالی کیوں مقرر نہیں کیا۔

اور یہی فضیلت اسلام کو دوسرے مذاہب پر حاصل ہے کہ دوسرے مذاہب کے باغ اجڑ گئے اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے خشک ہو گئے۔ لیکن اسلام کا گلشن کی ہمیشہ وحی الٰہی کے تازہ پانی سے آبیاری ہوتی رہی ہے ــــ اور اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو اسی لئے بھیجا ہے تاکہ آپ اسلام کے گلشن کو خشک ہونے سے بچائیں ــــ اور اسی کے باعث آج بھی اسلام کا گلشن ویسے ہی ہرا بھرا اور سرسبز و شاداب ہے جیسے آج سے چودہ سو سال قبل سرسبز و شاداب تھا۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

یورپ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ

ہالینڈ کے ایک روزنامہ میں اسلام کے متعلق مضمون

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج ہالینڈ مشن مطلع فرماتے ہیں کہ:-

ہیگ کے ایک روزنامہ Nieuwe Haagsche Courant نے اپنی ۲۱ فروری کی اشاعت میں ایک مفصل مضمون زیر عنوان "مشرقی مذاہب کا احیاء" شائع کیا ہے۔ جس میں اس خیال کا ازالہ کیا گیا ہے کہ مشرقی مذاہب مردہ ہو گئے ہیں۔ مضمون نگار نے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مشرقی مذاہب اب از سر نو زندہ ہو رہے ہیں۔ اور ان کے ماننے والے لوگوں کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ عیسائی مذہب قبول کر لیں گے محض خوش فہمی ہے

مضمون کے آخر میں مضمون نگار نے ایک فوٹو شائع کیا ہے اور دوسری ہماری مسجد ہیگ میں افتتاح کے موقعہ پر نماز باجماعت کی ہے جس کے ساتھ مندرجہ ذیل تشریحی نوٹ ہے

"یہ فوٹو نماز باجماعت کی کراچی یا بغداد میں کسی نماز کی تقریب کی نہیں بلکہ ہمارے ملک میں ہیگ کی مسجد کی ہے جب کہ اس کا افتتاح ہوا تھا"

"یورپ میں مسلمان دو دفعہ آئے ایک ۷۳۲ء میں جب کہ کارل مارٹل نے ان کا مقابلہ کیا۔ پھر دوسری دفعہ ۱۵۲۹ء میں جبکہ وہ وی آنا کے دروازہ تک پہنچ گئے۔ اس وقت بھی انہیں طاقت کے ساتھ پیچھے دھکیل دیا گیا۔ لیکن اس زمانہ میں وہ دوسرے دروازے سے داخل ہوئے ہیں اور انہیں کسی لشکر اور فوج سے مقابلہ نہیں کرنا پڑا۔ ہاں ان کا مقابلہ اس دفعہ اہل یورپ کے مذہب سے ہے۔ جو عیسائیت کی روح سے خالی ہیں اور زندگی کی کوئی خاص جھلک ان میں نظر نہیں آتی"

(مرسلہ وکالت تبشیر ــ ربوہ)

حصہ آمد کے بقایا دار احباب توجہ فرمائیں

یہ مالی سال کا آخری مہینہ ہے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال رواں ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء کو ختم اور یکم مئی سے نیا مالی سال شروع ہو رہا ہے اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار احباب کو اس سے پہلے پہلے اپنے بقائے ادا کر دینے چاہئیں تا کہ نہ صرف حصہ آمد کا منظور شدہ بجٹ آمد پورا ہو جائے بلکہ اس سے بھی زائد وصولی ہو جائے۔ حصہ آمد کے بقائے دار عموماً تین قسم کے دوست ہیں۔

ایک وہ احباب ہیں جن کا حساب خدا کے فضل سے ۳۰ اپریل ۵۸ء تک صاف ہے۔ مگر سال رواں میں ان کی طرف سے گذشتہ سال کی نسبت کم وصولی ہونے کی وجہ سے وہ بظاہر بقائے دار معلوم ہو رہے ہیں۔ چونکہ ان کی اصل آمد سال رواں کے معلوم کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ مگر وہ اپنی اصل آمد کو خود جانتے ہیں۔ اس لئے اس کیفیت کو بھی خود ہی بہتر جانتے ہیں کہ آیا ان کا حساب اس سال کا بھی صاف ہے یا وہ تھوڑے بہت بقایا دار ہیں۔ اگر ان کے ذمہ کچھ بقایا ہے تو ۳۰ اپریل تک اپنے واجب الادا بقائے کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

دوسرے وہ دوست ہیں جن کا حساب نہ پچھلے سال کا صاف ہے اور نہ اس سال کا۔ یعنی پچھلے سال بھی وہ بقایا دار تھے اور اس سال ان کے بقایا میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ مگر وہ اپنی رفتار پر مطمئن ہیں۔ نہ تو بقائے کو ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی ادائیگی کے لئے مہلت یا اقساط مقرر کرتے ہیں۔ ایسے احباب کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ان کو کوشش کرنی چاہئیے کہ نہ صرف سال رواں کا بقایا ادا کریں۔ بلکہ گذشتہ سال کے بقائے کو بھی کم سے کم کرنے کے لئے اپنے ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کریں۔

تیسرے وہ احباب ہیں جنہوں نے اپنے گذشتہ سالوں کے بقایوں کو ادا کرنے کے لئے ماہوار اقساط مقرر کی ہوئی ہیں۔ ان میں سے وہ احباب جن سے اقساط کی باقاعدہ ادائیگی سے کچھ غفلت ہوئی ہے ان کو بہت ہی زیادہ ہوشیار ہونے کی ضرورت ہے۔ حصہ آمد باقاعدہ ادا کرتے رہنے کے لئے ایک عہد انہوں نے اس وقت کیا تھا جب انہوں نے وصیت لکھی تھی اور دوسرا عہد انہوں نے اس وقت کیا جب انہوں نے بقائے کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کیں۔ ان سے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بار بار عہد کرنا اور اسے توڑنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ چاہئیے کہ ایسے دوست ۳۰ اپریل تک اس سال کے پورے حصہ آمد کے ساتھ بقائے میں سے ان اقساط کی رقم بھی ادا کریں جو وہ پہلے ادا نہیں کر سکے تا کہ کم سے کم ان کا دوسری مرتبہ کیا ہوا عہد پورا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے عہد کو پورا کرنے اور اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ اور تاجر احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ...... الخ کی تفسیر میں ایک تاجر کی مثال دیتے ہوئے جو زکوٰۃ کے روپے کو ایک گھڑے میں بند کر کے اس پر دو چار سیر گیہوں ڈال کر کسی ملاں کے ہاں فروخت کر کے اسے پھر اپنے پاس رکھ لیتا تھا فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کے لوگ تو نہیں مگر ابھی ہماری جماعت میں لوگ پوری احتیاط سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ بالخصوص تاجروں میں زکوٰۃ کے معاملہ میں بہت بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت میں اتنے شدید احکام پائے جاتے ہیں کہ صحابہؓ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول ص ۳۳۹) ناظر بیت المال

اقتباسات درثمین فارسی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام (درثمین) کے اقتباسات مشتمل بر سو صفحات نہایت عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ سفید اعلیٰ کاغذ پر شائع کئے گئے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے فارسی دان اصحاب پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ بہترین تحفہ احباب اپنے دوستوں کو بھی پیش کر سکتے ہیں۔ مجالس اور ارکان کو چاہئیے کہ مجلس مرکزیہ انصار اللہ ربوہ سے یہ رسالہ فی سینکڑہ ۲۳ روپے کے حساب سے طلب فرمائیں۔ ایک نسخہ کی قیمت ساڑھے پانچ آنے ہوگی۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

لاہور میں تربیتی کلاس کا انعقاد

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا ہے

— یہ کلاس صرف ایک ہفتہ کے لئے جاری کی جائے گی اور ماہ مئی ۱۹۵۹ء کے اوائل یعنی ۳ مئی ۱۹۵۹ء اتوار کے روز سے شروع ہو کر ۹ مئی ۱۹۵۹ء ہفتہ کے روز ختم ہو گی۔

— اس کلاس کا پروگرام نہایت مفید اور دلچسپ بنایا گیا ہے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل انوکھا اور منفرد ہوگا۔

— جماعت کے متعدد برگزیدہ اصحاب کو اس کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔

— مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ سے بعض چوٹی کے علماء کی آمد متوقع ہے۔

— اس کلاس کے علاوہ دوسرے پروگرام کے قرآن کریم اور احادیث کا درس سبقاً سبقاً دیا جائیگا۔

— قائدین لاہور ڈویژن سے استدعا ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں تحریک کر کے خدام کو اس میں شمولیت کے لئے تیار کریں — اور جو دوست شریک ہونا چاہیں ان کے ناموں سے ۲۵ اپریل ۱۹۵۹ء تک مطلع فرمائیں تا ان احباب کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام بطریق احسن کیا جا سکے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور۔ معرفت: دی سائیکل ہاؤس ہال گنبد لاہور

تعلیمی کمیٹیاں قائم کی جائیں امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی توجہ پھر اس طرف مبذول کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر تعلیمی کمیٹیاں اپنی نگرانی میں قائم کریں جس کے سیکرٹری مقامی سیکرٹری تعلیم ہوں۔ آجکل چونکہ میٹرک کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں اور ایف اے۔ بی اے وغیرہ کے شروع ہو رہے ہیں۔ اس لئے والدین اور طلباء کی آئندہ تعلیم کے لئے مناسب رہنمائی ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر صحیح لائن پر تعلیم حاصل کرنے کے نئی پود کی زندگی اور والدین کے اخراجات کے ضائع جانے کا احتمال ہے۔ اس کے متعلق نظارت کو باخبر رکھنا چاہئیے کہ مقامی تعلیمی کمیٹی نے کیا کارروائی کی ہے۔

(ناظر تعلیم)

انصار اللہ مضمون نویسی کی طرف توجہ فرمائیں اس سال کے پروگرام میں یہ بات بھی مقرر ہے کہ اراکین انصار اللہ کو خاص طور پر مضمون نویسی کی طرف متوجہ کیا جائے۔ بہت سے اراکین ہیں۔ جو اس سلسلہ میں نہایت مفید کام کر سکتے ہیں۔ مگر توجہ نہ ہونے کے باعث وہ اس ثواب سے محروم ہیں۔ ایسے تمام احباب سے درخواست ہے کہ ہم حضرت سلطان القلم علیہ السلام کی جماعت ہیں۔ اس لئے تحریر کے کام کی طرف ہماری خاص توجہ ہونی چاہئیے۔

جو احباب اس تحریک میں شمولیت فرمائیں اور اس بارے میں انصار اللہ مرکزیہ کی قیادت اصلاح وارشاد سے مشورہ لینا چاہیں وہ بذریعہ خط مطلع فرمائیں۔ قیادت مرسلہ مضامین کی اصلاح کر کے انہیں اشاعت کے قابل بنانے کی بھی کوشش کرے گی۔ بہرحال انصار اللہ کو اس طرف جلد اور خاص توجہ کرنی چاہئیے۔

اس سال کے دوران میں ایک انعامی تحریری مقابلہ بھی ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ کے استفسارات کے جواب مجلس مرکزیہ انصار اللہ کے فیصلہ کے مطابق قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ کی ذمہ داری ہے کہ اراکین مجالس کو جو سوالات درپیش ہوں یا دوسرے احباب ان سے جو سوال دریافت کریں ان کے جوابات احباب کو پہنچائے۔

اس لئے مجالس انصار اللہ اور اراکین کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے پیش آمدہ سوالات دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا کر ان کے جوابات حاصل کر سکتے ہیں۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا: خاکسار کی ہمشیرہ مریم بی بی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ہارون رشید متعلم فرسٹ ایئر فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۳۲۱۹ منکہ ہاجرہ بیگم بنت عبدالرزاق صاحب کنتور زوجہ چوہدری مبارک علی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔ حال احمدیہ مسلم مشن ۵۔ البرٹ وکٹر روڈ بنگلور سٹی۔ صوبہ میسور سٹیٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۵۰۰
(۲) زیور طلائی مالیتی ۱۷۰۰ کل میزان ۴۲۰۰
(A) متذکرہ بالا جائیداد کے علاوہ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اور میرا گزارہ میرے خاوند چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ سلسلہ کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ متذکرہ بالا رقم مبلغ چار ہزار دو صد روپے پر ۱/۱۰ حصہ ۴۲۰ کے حساب سے مبلغ چار صد بیس روپے چندہ ادا کروں گی۔ جس کی صورت یہ ہوگی۔ کہ میرے خاوند مسمی چوہدری مبارک علی صاحب اپنے وظیفہ سے مبلغ ۱/۲ دو روپیہ ماہوار میری وصیت کے حساب میں ادا کرتے رہیں گے۔ ان کی تحریر لف ہذا ہے
(B) میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی ۱/۱۰ کے حساب سے وصیت کرتی ہوں۔ نیز صدر انجمن احمدیہ میرے مرنے کے بعد ایسی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔
(C) میری زندگی میں بھی اگر متذکرہ بالا جائداد کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ بنی۔ تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ و بہشتی مقبرہ کو باقاعدہ دیتی رہوں گی۔

الامتہ:۔ ہاجرہ بیگم اہلیہ چوہدری مبارک علی مبلغ سلسلہ احمدیہ بمعرفت احمدیہ مسلم مشن ۵۔ البرٹ وکٹر روڈ بنگلور سٹی ۵۸-۸-۲۱ حال نزیل الناور
گواہ شد:۔ مبارک علی انسپکٹر بیت المال و مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۵۔ البرٹ وکٹر روڈ بنگلور سٹی ۵۸-۸-۲۱ حال نزیل الناور
گواہ شد:۔ عبدالحی ولد عبدالرزاق کنتور ساکن لاٹ گرہ معرفت دی نیو۔ انگلش سکول۔ ڈاکخانہ الناور۔ ضلع دھارواڑ میسور سٹیٹ ۵۸-۸-۲۱

نمبر ۱۳۱۸۲ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ ممتاز احمد ہاشمی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸-۷-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپیہ زیور۔ پنڈل ایک عدد طلائی وزنی ۱۱ ماشہ ایک رتی۔ دو عدد انگوٹھیاں طلائی وزنی ۲ ماشہ ۶ رتی۔ کانٹے طلائی وزنی نصف تولہ
۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خود صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی
۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی
۴۔ اس وقت میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے ۵۸-۷-۲۰
الامتہ:۔ سعیدہ بیگم — گواہ شد:۔ عبدالقادر دہلوی موصی ۹۶۸۹ درویش قادیان۔
گواہ شد:۔ ممتاز احمد ہاشمی سکرٹری وصایا وصیت ۱۰۶۹۳ وکیل صدر انجمن قادیان خاوند موصیہ

نمبر ۱۳۲۰۵ منکہ عبداللطیف ولد عبدالرحمن قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ۔ آج بتاریخ ۵/۱۱ ما کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری جائیداد موجودہ کوئی نہیں ہے۔ میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں مجھے اس وقت مبلغ -/۵۲ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ جو بھی میری وفات کے وقت ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مجھے کسی اور ذریعہ سے ملے۔ اسکے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔
العبد:۔ عبداللطیف دیہاتی مبلغ ۵/۱۱
گواہ شد:۔ فتح محمد کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان موصی ۱۰۰۲۹۔ گواہ شد:۔ سکندر خان ولد لال خان کارکن وکالت المال قادیان۔ موصی ۱۰۹۳۲ ضلع گورداسپور ۵۹/۱۱ ۵۷/۱۱

درخواست دعا

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بچہ عزیز حبیب اللہ بخار اور خسرہ کی وجہ سے زیادہ بیمار ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ عزیز کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز عزیز کی والدہ بھی بیمار ہے اسکے لئے بھی درخواست دعا ہے
(محلہ شریف ربوہ)

دی نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل کام کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ پر مبنی شرح فیصد نرخ کے سر بمہر ٹنڈرز ۲۳ اپریل ۱۹۵۹ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۲۳ اپریل کے ساڑھے گیارہ بجے تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔	عرصہ تکمیل کام
(۱) سنہ ۵۹-۵۸ء کے سیلاب کے نقصان زدہ کاموں کے سلسلہ میں آئی او ڈبلیو / P & Q کے تحت پل بیول ایکسنگ سائٹ کے قریب جی۔ ٹی روڈ کے میل ۲/۶-۷ پر سمہ کے نمبر ا کے درمیان متروکہ قطار بندی پر مجوزہ حفاظتی بند کی تعمیر	۱۲۰۰۰/- روپے	۸۰۰/- روپے	دو ماہ

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ ٹنڈر داخل کرنے سے قبل ۲۳ اپریل ۱۹۵۹ء تک داخلے کے کاغذات یعنی اپنی مالی پوزیشن اور تجربہ کے متعلق سندات لا کر اپنے نام رجسٹر کرالیں (۳) تفصیلی شرائط و دیگر کوائف اور نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آکر دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زرضمانت ۲۳ اپریل ۱۹۵۹ء سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ریلوے کا محکمہ اس بات کا پابند نہیں ہے کہ وہ کم سے کم لاگت کا یا کوئی ٹنڈر منظور کرے شرح فیصد نرخ کامل اعداد میں درج کیا جائے کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکیں گے
(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور)

نمبر ۱۳۲۲۳ رحمت اللہ غوری ولد محمد اسمٰعیل صاحب غوری۔ قوم غوری پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ بروز جمعۃ المبارک۔
(۱) اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ اور منقولہ نہیں ہے۔ صرف پارچہ جات وغیرہ قیمتی جملہ پانچ سو روپیہ کی ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔
(۲) میری اس وقت آمد ماہوار اندازاً ڈیڑھ سو روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی آمد کو میں ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری آمد اس سے زائد ہو جائے گی تو اس کے مطابق ۱/۱۰ حصہ ادا کیا کروں گا۔
(۳) جو رقم میں اپنی زندگی میں وصیت ادا کر دوں وہ میرے حصہ جائیداد میں سے منہا کی جائے گی۔
(۴) میری وفات کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مستحق ہوگی
العبد:۔ رحمت اللہ غوری محلہ احمدیہ یادگیر۔
گواہ شد۔ محمد الیاس احمدی کارخانہ چاند مارک بیڑی
گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر۔

نمبر ۱۳۲۲۴ رشیدہ بیگم بنت محمد اسمٰعیل صاحب غوری۔ قوم غوری پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ بروز جمعۃ المبارک۔
(۱) میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ زیورات طلائی پندرہ تولے قیمتی ایک ہزار پانچ سو روپیہ سکہ ہند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔
(۲) میری اس وقت کوئی ماہوار آمد نہیں البتہ ایک روپیہ ماہوار میں اپنے والدین سے حاصل کر کے چندہ ادا کروں گی۔
(۳) جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کروں گی وہ میری وصیت حصہ جائیداد سے منہا ہوگی۔
(۴) میری وفات کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔
تفصیل زیورات:۔ چندن ہار سونے کا ۸ تولہ کرن پھول ایک تولہ سونے کا۔ گلے کا نکلس سونے کا ۳ تولہ۔ لاکٹ سونے کا ۶ ماشہ۔ کڑے سونے کے اڑھائی تولہ۔ اس طرح جملہ ۱۵ تولہ سونے کے
ۃ رشیدہ بیگم محلہ احمدیہ یادگیر —
گواہ شد:۔ احمدی بیگم (والدہ موصیہ)
صدر لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ یادگیر۔
گواہ شد:۔ رحمت اللہ غوری محلہ احمدیہ یادگیر
گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر۔
گواہ شد:۔ محمد الیاس احمدی (چاند مارک بیڑی)

ایک سال تک تین سو دیہات کو بجلی مہیا کر دی جائے گی

پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارہ نے سکیم کی منظوری دے دی

لاہور ۱۸ اپریل - مغربی پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے نے ایک سکیم کی منظوری دے دی ہے۔ جس کے مطابق ایک سال تک تین سو دیہات کو بجلی مہیا کر دی جائے گی۔

علاوہ مسٹر غلام فاروق نے اس سے پیشتر اس منصوبے کے بارے میں چیف انجینئر اور ان کے تین نائبوں سے تبادلۂ خیالات کیا تھا۔ جو شمالی، وسطی اور جنوبی علاقوں کے انچارج ہیں، معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر غلام فاروق نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ منصوبہ اسی ساز و سامان سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا جا سکتا ہے۔ جو اس وقت ادارے کے پاس ہے۔ یہ دیہات سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لائلپور، شیخوپورہ، لاہور، ملتان، بہاولپور، رحیم یار خاں، بہاولنگر اور جھنگ کے اضلاع میں واقع ہیں، اس سکیم کی تکمیل کے لئے گیارہ سو میل لمبی کے وی لائن اور پانچ سو میل لمبی معمولی دباؤ کی لائن لگانی پڑے گی۔ جس پر دو کروڑ تیس لاکھ روپیہ خرچ آنے کا امکان ہے۔ اس میں سے ایک کروڑ اسی لاکھ روپیہ کا درآمدی سامان بھی صرف ہوگا۔ اس سامان کا بڑا حصہ پہلے ہی ادارے کے پاس موجود ہے۔

تازہ فہرست امدادی رقوم موصولہ حفاظت مرکز ربوہ

(بقیہ صفحہ ۴)

(۳۴) صالحہ خاتون صاحبہ بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (افطاری) ۵-۰-۰
(۳۵) محمودہ بیگم صاحبہ بنت عبدالرحیم صاحب جہلم
بذریعہ مسعود احمد صاحب جہلمی ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵-۰-۰
(۳۶) بیگم صاحبہ چوہدری عبداللہ خاں صاحب کراچی " ۵۰-۰-۰
(۳۷) ابراہیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منڈی چوہڑکانہ " ۵-۰-۰
(۳۸) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل ربوہ " ۱۰-۰-۰
(۳۹) بیگم صاحبہ چوہدری شاہ نواز صاحب کراچی " ۱۰۰-۰-۰
(۴۰) " " " (صدقہ عام) ۲۰۰-۰-۰
(۴۱) امۃ الحی صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم حیدرآبادی کراچی (زکوٰۃ جو داخل خزانہ کر دی گئی)۔ ۷-۰-۰
(۴۲) زہرہ بیگم صاحبہ حیدرآباد - از طرف والدین مرحوم (افطاری) ۱۰-۰-۰

سیرۃ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا پر جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ مورخہ ۲۰؍۴؍۵۸ کو بعد نماز مغرب حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ پر ایک اہم جلسہ کروا رہی ہے۔ جس میں بزرگان کرام اور علماء سلسلہ حضرت سیدہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ پر نہایت ایمان افروز روایات پیش فرمائیں گے۔ تمام احباب کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت ہے۔ نیز جو دوست اس موقعہ پر اپنی روایات بھجوانا چاہیں۔ وہ جلد سے جلد بھجوا دیں۔ (خاکسار عبدالعزیز واقف زندگی زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ)

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون:- دفتر لاہور — جنرل بکنگ آفس سرگودہا — دفتر اے گروپ سرگودہا — دفتر بی گروپ سرگودہا — جنرل منیجر گروپ سرگودہا
۴۴۴۹ — ۲۲۳۸ — ۲۶۸ نیز ۲۱۶۳ — ۲۳۹۵ — ۲۱۶۳

نمبر سروس:-	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارہویں
از سرگودہا برائے لاہور	۳½	۴½		۶½	۷½	۸-۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودہا	۲½	۵½	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۹
از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودہا	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از سرگودہا برائے کانڈیوالہ	۱۲	۱۶									
از کانڈیوالہ برائے سرگودہا	۶	۶-۱۵									

نوٹ:- لاہور سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودہا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے!

(جنرل منیجر)

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۲؍۴؍۵۸ کو بعد نماز مغرب مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے میرے لڑکے عزیزم ملک محمد عثمان سلمہ اللہ کے نکاح کا مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ عزیزہ سعیدۃ النساء صاحبہ بنت مکرم خواجہ سید معین الدین صاحب ساکن جاہمن ضلع لاہور اعلان فرمایا۔

۲۔ نیز عزیزہ سیدہ امینہ شمیم سلمہا بنت مکرم سید محمد سعید سلیم صاحب لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم سید نورالدین عرف نورش صاحب ولد سید محمد شاہ صاحب سکنہ ۲۸۷ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بعوض حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس موصوف نے پڑھا۔

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہمارے لئے خیر و برکت کا باعث کرے۔ آمین۔

(ملک فضل حسین احمدی مہاجر ربوہ)